

## مالی استحکام: جائزہ اور امکانات

مسلسل بلند مالیاتی خسارے، سلامتی کی مشکل صورت حال اور توانائی کے غیر تصفیہ شدہ بحران سے ابھرنے والی معاشی خطرات حقیقی شعبے کی کارکردگی کو متاثر کرتے رہے۔ دشوار حالات کی عکاسی سرمایہ کاری کی پست سطح، ناکافی بیرونی رقوم کی بنا پر ملکی مالکاری پر بڑھتے ہوئے دباؤ اور آئی ایم ایف کو بھاری ادائیگیوں کی وجہ سے زرمبادلہ کے گرتے ہوئے ذخائر سے بھی ہوئی۔ مزید یہ کہ معاشی بیرونی رقوم کی بنا پر 2012ء کی دوسری ششماہی کے آخر میں درج کردہ جاری کھاتے کا فاضل بیرونی محاذ کی کمزوریوں کو دور کرنے کے لیے کافی نہ تھا۔ مسلسل بھاری میزانیہ ضروریات اور بیرونی مالکاری کی کمی نے زری اور مبادلہ منڈیوں دونوں پر دباؤ ڈالا اور زیر جائزہ مدت کے دوران یہ منڈیاں قدرے متغیر رہیں۔ تاہم اس عرصے میں گرانی کے امکانات میں بہتری کے ساتھ اور پست معاشی کارکردگی کے مسئلے سے نمٹنے کے لیے مرکزی بینک نے پالیسی ریٹ میں نرمی کی تاکہ نجی شعبے کے قرضوں میں تحریک آئے اور سرمایہ کاری کی سرگرمیوں کو فروغ ملے۔

معاشی محاذ پر کسی قدر ناسازگار حالات کے برعکس مالی شعبے کا حجم بڑھتا رہا۔ 2012ء کی دوسری ششماہی کے دوران مالی شعبے کی اثاثہ جاتی اساس میں 11.5 فیصد کا بھرپور اضافہ ہوا۔ ششماہی کے دوران اس مضبوط نمونے جی ڈی پی فیصد کے لحاظ سے مالی شعبے کا حصہ پانچ برسوں تک زوال پذیر رہنے کے بعد بڑھ گیا (جدول 1)۔ اس کی وجہ بینکاری نظام میں اثاثوں کی بھرپور نمو تھی جس کا مالی شعبے میں حصہ بڑھ گیا۔ زندگی کے نیچے کی مصنوعات کی بہتر طلب نے شعبہ بیمہ کو مستحکم نمو فراہم کی اور اس کا حصہ مالی شعبے کی نمو میں دوسرے نمبر پر رہا۔ ٹیکس فوائد کے بتدریج ختم ہونے کی وجہ سے فنڈز میں بینکوں کی دلچسپی دہی پڑنے لگی تو میوچل فنڈز کی خالص اثاثہ جاتی قدر گھٹ گئی جس کی بنا پر غیر بینک مالی اداروں کا حصہ بھی کم ہوا۔ مالی شعبے میں زوال پذیر سودی مارجن اور غیر بینک مالی اداروں کی کارکردگی میں بگاڑ نے مجموعی آمدنی پر اثر مرتب کیا اور ششماہی کے دوران اس نظام کا اثاثوں پر منافع 18 پیسے پوائنٹس کم ہو کر 1.32 فیصد ہو گیا۔ ادائیگی کے نظاموں نے کسی بڑے تعطل کے بغیر بین الینک ادائیگیوں اور تمسکات کی لین دین کی موثر اور معتبر چیک تائی کا سلسلہ جاری رکھا۔

بینکاری شعبے کی مالی صورت حال ششماہی کے دوران بہتر ہوئی جس کی عکاسی اثاثوں کی مستحکم نمو اور نجی شعبے کے قرضے کے احیاء میں ہوئی۔ اس کے ہمراہ اثاثہ جاتی معیار میں بہتری

جدول 1: مالی شعبے کے اثاثے								
دسمبر 2012ء	جون 2012ء	2011ء	2010ء	2009ء	2008ء	2007ء	2006ء	
13,181	11,818	11,107	9,655	8,867	7,712	7,117	6,028	اثاثے (ارب روپے)
11.5	6.5	15.0	8.9	15.0	8.4	19.4	14.5	شرح نمو (فیصد)
مجموعی اثاثوں کا فیصد								
0.3	0.3	0.2	0.2	0.2	0.2	0.2	0.2	خرد مالکاری ادارے
4.2	5.2	4.7	4.4	5.3	7.6	8.0	7.8	غیر بینک مالی ادارے
4.3	4.3	4.3	4.4	4.4	4.4	4.6	4.1	بیرا ادارے
17.2	17.0	17.2	17.3	16.6	14.8	14.6	16.1	مرکزی حکومتی چٹ
74.0	73.2	73.6	73.8	73.5	73.0	72.7	71.9	بینک
اثاثے بطور فیصد جی ڈی پی								
0.2	0.2	0.1	0.1	0.1	0.1	0.1	0.1	خرد مالکاری ادارے
2.4	3.0	2.7	2.6	3.4	5.1	6.0	5.7	غیر بینک مالی ادارے
2.5	2.5	2.5	2.6	2.8	3.0	3.4	3.0	بیرا ادارے
9.9	9.7	9.9	10.2	10.7	9.9	11.0	11.8	مرکزی حکومتی چٹ
42.6	41.9	42.2	43.3	47.3	49.0	54.7	53.4	بینک
57.5	57.2	57.4	58.8	64.4	67.2	75.2	74.0	مجموعی اثاثے

اور ریکارڈ منافع نے بینکوں کی مجموعی کفایت سرمایہ کو مزید مستحکم کیا۔ اگرچہ خطرے کے عوامل میں معمولی بہتری دیکھی گئی تاہم بینکاری شعبہ معاشی محاذ پر جاری دشواریوں کے علاوہ بلند قرضے کے خطرے، مالی منڈی کی تغیر پذیری، بینکوں کی بیلنس شیٹ پر بھاری حکومتی اکتشاف اور کم سودی مارجنوں کی زد میں رہا۔

شعبہ بینکاری کے اثاثوں میں دوران ششماہی 12.2 فیصد کی زبردست دوہندی نمود ہوئی جو گذشتہ پانچ برسوں میں پہلی بار ہوئی تھی۔ اس کا سبب امانتوں کی بھرپور نمو تھی جس سے نجی شعبے کے کاروباری اداروں کو قدرے بلند تقسیم اور محاصل و اخراجات کا فرق پورا کرنے کے لیے مسلسل حکومتی قرض گیری میں سہولت فراہم ہوئی۔<sup>1</sup> تاہم اجناسی سرگرمیوں پر خالص واپسی کی بنا پر سرکاری شعبے کی مالکاری کی طلب کم ہوئی۔

نجی شعبے کو قرض کے بہاؤ میں اضافہ ہوا اور بینک متاثرہ جزدان کو کم کرنے میں کامیاب ہوئے تو خطرہ قرض میں کچھ بہتری دیکھی گئی۔ نجی شعبے کے قرضوں کی نمو متعدد عوامل کی بنا پر ہوئی جن میں بڑے پیمانے کی اشیا سازی<sup>2</sup> میں بہتری، شرح قرض گاری میں کمی، امانتوں کی بھرپور نمو کی بنا پر سیالیت کی صورت حال میں بہتری اور حکومتی پیپرز پر کمتر منافع شامل ہیں۔ پچھلے چند برسوں کے برخلاف یہ نمو خاصی وسیع البتہ تھی کیونکہ اس میں کارپوریٹ شعبہ اور ایس ایم ای دونوں کی جاری سرمائے کی ضروریات اور کسی حد تک معینہ سرمائے کی طلب بھی شامل تھی۔ پیداواری عمل میں موسمی عروج نیز توانائی کی قلت پر قابو پانے کی خاطر سرمایہ کاری کے لیے ٹیکسٹائل کے شعبے نے ہی سب سے زیادہ قرضے استعمال کیے۔

اس دوران 2012ء کی دوسری ششماہی میں سرکاری شعبے کی جانب سے مالکاری کی طلب میں کچھ کمی آئی جس کا سبب اجناسی مالکاری کی خالص واپسی تھی، گوکہ سرکاری شعبے کے کاروباری اداروں،<sup>3</sup> کھاد کی درآمد اور شکر کے لیے قرضے کے استعمال نے بینکوں کی فنڈنگ کا استعمال جاری رکھا۔ تاہم سرکاری شعبے کی اجناسی مالکاری کا اسٹاک بلند رہا اور یہ بینکوں کی بیلنس شیٹ پر ارتکاز کا بڑا سبب تھا۔ 2012ء کی دوسری ششماہی کے دوران اجناسی مالکاری میں خالص واپسی دیکھی گئی تاہم مالکاری کی سطح گذشتہ برس کی اسی مدت سے 17 فیصد زیادہ رہی۔ خود سیالی مالکاری زمرے میں اضافے کے حوالے سے یہ تشویش بڑھی جسے نومبر 2011ء کے دوران غیر ادا شدہ زراعت میں 78 ارب روپے کی یکبارگی چکتائی کو پیش نظر رکھنے پر خاصا خطرناک کہا جاسکتا ہے۔ اجناسی سرگرمی کا بڑھتا ہوا حصہ آنے والے سال میں متوقع طور پر جاری رہے گا کیونکہ اجناسی مالکاری کی طلب بے لچک رہے گی جس کا سبب گندم کی امدادی قیمت<sup>5</sup> میں مزید اضافہ اور گیس کی قلت کی بنا پر مقامی کھاد کے کم استعمال کے سبب کھاد کی درآمد ہے۔ اجناسی سرگرمیوں کی اہم نوعیت کے پیش نظر موسمی مالکاری کی بلند سطح ضروری ہے۔ تاہم اس کے لکڈ یڈیشن مکینزم پر نظر ثانی کی ضرورت ہے تاکہ مسلسل نمو اور بینکوں کی بیلنس شیٹ پر ارتکاز سے پیدا ہونے سے خطرات کم کیے جاسکیں۔

گذشتہ چند برسوں میں اور خاص طور پر 2012ء کے دوران شعبہ توانائی کی پیداوار و ترسیل کی مالکاری ضروریات زیادہ رہیں جس سے بینکوں سے اس کے قرضوں میں 2012ء کے آخر تک تقریباً 12 فیصد اضافہ ہو گیا۔ توانائی کے منڈلاتے ہوئے بحران کا واضح نتیجہ یہ ہے کہ ان قرضوں کے ارتکاز کی بنا پر توانائی سے متعلق بیشتر ساختی مسائل غیر تصفیہ شدہ رہنے کا خدشہ ہے۔ پچھلے چند برسوں کے دوران اس گردشی قرضے کے جمع ہونے سے بالآخر براہ راست حکومتی قرضے میں تبدل (conversion) ہوا اور اس کے نتیجے میں سرکاری قرضہ اور اس کی واپسی کی لاگت بڑھ گئی جبکہ نجی شعبے کے قرضے کی گنجائش ختم ہو گئی۔ گذشتہ برس بھی اسی طرح کے تبدل کے باوجود شعبہ توانائی کی پیداوار و ترسیل نے 2012ء میں اضافی 33 فیصد اکٹھا کر لیا تھا جس سے اسی طرح کے تبدل کے امکانات بڑھ گئے۔ اس طرح شعبہ توانائی کے مسلسل مسائل کے حل کے لیے مربوط کوششیں درکار ہیں۔

2008ء سے اب تک پہلی بار غیر فعال قرضوں میں کمی کی بنا پر ششماہی کے دوران بینکاری نظام کا اثاثہ جاتی معیار بہتر ہو گیا۔ پچھلے چند برسوں کے دوران بینکوں کے قرضوں کی سرگرمی میں کمی، خوش آئند اور توانا کارپوریٹ واپسی کے قرض گاری جزدان کی تشکیل نو نے متاثرہ جزدان کی کمی میں بڑا حصہ ڈالا۔ اس کے ہمراہ 2012ء کی دوسری ششماہی کے

1 م 13ء کے دوران مالیاتی خسارہ جی ڈی پی کا 84 فیصد تھا جبکہ ہدف 4.7 فیصد تھا (زری پالیسی بیان، بینک دولت پاکستان، ستمبر 2013ء)۔

2 بڑے پیمانے کی اشیا سازی کے اشاریے کی نومبر تا دسمبر 2012ء 2.13 فیصد رہی جو 2011ء کی اسی مدت کے دوران 0.83 فیصد رہی تھی۔

3 اس پھیلاؤ کے بڑی حد تک محرک درج ذیل تھے: (1) پاکستان اسٹیل ملز لمیٹڈ کے لیے نیٹ آؤٹ پیکیج، (2) بجلی کے شعبے کی ہولڈنگ کمپنی کو قرض گاری، اور (3) اپنے طویل مدتی قرضے اتارنے کے لیے پاکستان انٹرنیشنل ایرلائن کمپنی کی قرض گیری

4 مالی استحکام کے جائزوں 2011ء کی دوسری ششماہی اور 2012ء کی پہلی ششماہی، میں یہ بات اجاگر کی گئی تھی کہ زرعی پیداواری سرگرمیوں کی قیمت بڑھنے کی بنا پر اجناسی مالکاری کی طلب بڑھنے کی ضرورت ہے۔

5 جائزے کے بعد کے اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ سرکاری شعبے کی اجناسی سرگرمیوں کے لیے نجی قرض گاری گذشتہ تمام سطحوں سے آگے نکل گئی۔

دوران نئی شعبے کے قرضوں میں اضافہ انفلکشن تناسب میں کمی کا باعث بنا اور وہ 14.5 فیصد ہو گئی جبکہ پہلی ششماہی میں 15.9 فیصد تھی۔

اثاثہ جاتی معیار میں بہتری سے کچھ تشفی بخش صورت حال پیدا ہوئی۔ تاہم کارپوریٹ جز کو قرضے میں ارتکاز بینکوں کے لیے خطرے کا باعث بنا رہا۔ اس کے ساتھ دیگر معاشی شعبوں کو رقم کی کمی فراہمی نے مجموعی قرض گاری جز دانی میں بڑے اکتشافات کا حصہ بڑھا دیا۔ اگرچہ دباؤ کے تجزیے سے مجموعی بنیاد پر بینکاری نظام کے لیے تشویش کی سطح کم دکھائی دی جس کا سبب بلند شرح کفایت سرمایہ تھی تاہم بینکوں کو اپنی ادائیگی قرض کی صلاحیت پر کسی منفی اثر سے بچنے کے لیے ان اکتشافات کا بغور جائزہ لیتے رہنا چاہیے۔

فنڈنگ کے حوالے سے امانتوں کی بھرپور نمونے اثاثوں میں اضافے کو تقویت دی۔ امانتوں کی نمو کا سبب کرنٹ اکاؤنٹ سیونگ اکاؤنٹ کی امانتوں میں مسلسل اضافہ تھا۔ معلوم ہوتا ہے کہ اسٹیٹ بینک کی جانب سے بچت امانتوں کی شرح پر کم از کم حد بڑھانے سے بچت امانتوں میں اضافہ ہوا جبکہ کرنٹ امانتیں بلند موسمی تقسیم کی بنا پر بڑھیں۔ تاہم معینہ امانتوں میں کمی کی مطابقت سے امانتوں کا خاکہ عرصیت ایک سال تک کی قلیل عرصیتوں کی طرف منتقل ہو گیا۔ امانتوں کی نمو کا جزوی سبب مسلسل بڑھتی ہوئی کارکنوں کی ترسیلات زر اور ملکی کرنسی کی قدر میں کمی کی بنا پر بیرونی کرنسی کی امانتوں میں اضافہ تھا۔<sup>7</sup>

امانتوں کی معقول نمو کے باوجود 2012ء کی دوسری ششماہی میں نئی شعبے کو قرضے کے بلند بہاؤ اور سرکاری شعبے کی جانب سے مالکاری کی مسلسل طلب کی بنا پر بازار کی محدود سیالیت کا رجحان جاری رہا۔ میزانی بیرونی وسائل میں کمی نے میزانیہ قرض گیری بڑھادی جس سے بینکوں کے قرضوں پر حکومت کے انحصار میں اضافہ ہو گیا۔ جب امانتوں میں اضافہ سیالیت کی بڑھی ہوئی ضروریات کو پورا کرنے میں ناکام رہا تو بینکوں نے بازار زر سے بھاری ضمانتی قرضوں سے رجوع کیا جس سے 2012ء کی پوری دوسری ششماہی کے دوران قلیل مدتی شبید ریٹ متغیر رہے۔ چنانچہ اسٹیٹ بینک نے بازار کی سیالیت پر دباؤ کم کرنے کے لیے سیالیت کے بھاری ادخالات کیے۔ بینکوں کے یہ قرضے موجودہ حکومتی قرضے کے اجرائے ثانی اور اس کی اضافی ضروریات کی مالکاری کے لیے زیادہ تر حکومتی پیپر ز میں گئے، جو موجودہ حالات میں تسلیک کے بعد دوسرے نمبر پر رہی۔

حکومتی تمسکات میں رقوم کے مسلسل بہاؤ کے ساتھ فنڈ پر مبنی سیالیت کے اظہار یے 2012ء کی دوسری ششماہی کے دوران مزید بہتر ہوئے۔ فاضل سیالیت نے مجموعی اثاثوں کی فیصد کے لحاظ سے سیال اثاثوں اور امانتوں اور لازمی ذخائر کو بلند ترین سطح پر رکھا۔ امانتوں کی نمو کے نتیجے میں قرضوں اور امانتوں کا تناسب مزید 36 بیسیس پوائنٹس گر کر 52.16 فیصد رہ گیا۔ مجموعی سرمایہ کاریوں میں حکومتی تمسکات کا حصہ خاصا بڑھا اور بیشتر سرمایہ کاری قلیل مدتی آلات میں مرکوز رہی۔ اگرچہ حکومتی تمسکات میں سرمایہ کاریوں کا اتنا بلند ارتکاز نظام کو اضافی سیالیت فراہم کرتا ہے تاہم اس سے نوسر سرمایہ کاری کا خطرہ پیدا ہوا جو 2012ء کی دوسری ششماہی میں منڈی کی شرح سود اور سودی مارجن میں کمی کے ساتھ حقیقت بن گیا۔ علاوہ ازیں پست خطرے کے اس جز دان نے موجودہ دشوار ماحول میں بینکوں کو ان کی بیلنس شیٹ پر خطرے کا انتظام کرنے کا موقع دیا لیکن اس سے اثاثوں کا تنوع اور نئی بچت کنندگان اور قرض گیروں کے درمیان مالی وساطت محدود ہوئی۔

2012ء کے دوران غیر سودی آمدنی کی بھرپور نمو اور غیر فعال قرضوں پر ترمیمی چارج میں کمی کے باعث بینکوں کو مستحکم منافع ہوا۔ شعبہ بینکاری نے 2012ء کے دوران 178 ارب روپے کا عدیم النظر قبل از ٹیکس منافع حاصل کیا اگرچہ کہ دوسری ششماہی میں آمدنی 2011ء کے اسی عرصے کے مقابلے میں کم رہی۔ 2012ء کی دوسری ششماہی کے دوران بنیادی سرگرمیوں سے امانتوں اور قرض گیری کی بلند لاگت کی بنا پر، اور پالیسی شرح میں کوئی سے سودی آمدنی میں کمی کے باعث خالص سودی آمدنی میں کمی آئی۔ اسی طرح خالص سودی مارجن بھی کم ہوئے جبکہ منافع کے اظہار یوں کچھ کمی دکھی گئی۔ بینک کارگزاری کا ایک پیمانہ لاگت بہ نسبت آمدنی ہے، اس کی شرح بڑھنے سے آمدنی کی نمو بھی متاثر ہوئی جس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ تنخواہوں پر اخراجات میں معقول اضافہ اور برانچ نیٹ ورک میں مسلسل توسیع ہوئی۔ تاہم غیر فعال قرضوں میں تخفیف اور قیمت فروخت لازم کے اضافی فوائد سے ترمیمی چارج کم ہوئے جس نے بحیثیت مجموعی نفع یابی میں نمو کو سہارا دیا۔

بینکوں کا سرمایہ مستحکم ہوا اور ملکی<sup>8</sup> اور بین الاقوامی نشانیے سے خاصا بلند رہا جس کا سبب آمدنی میں اضافہ ہے۔ 2012ء کی دوسری ششماہی کے دوران شرح کفایت سرمایہ 32 پی پی

6 بچت امانتوں پر کم از کم شرح منافع 5 فیصد سے بڑھا کر یکمئی 2012ء سے 6 فیصد کر دی گئی تھی۔

7 سرمایہ کے دوران ڈالر کے مقابلے میں روپے کی قدر 2.7 فیصد گر گئی۔

8 شرح کفایت سرمایہ کم از کم 10 فیصد رکھنا بینکوں پر لازم ہے۔

ایس اضافے سے 15.6 فیصد تک جا پہنچی۔ ششماہی کے دوران نجی شعبے کو قرضے کی فراہمی میں بہتری کے باوجود غیر حاصل شدہ منافع بڑی مقدار میں اکٹھا ہوتا رہا اور چند بینکوں کے انضمام اور تھویل کے سودے ہوئے جس سے بینکوں کو اپنا سرمایہ مستحکم کرنے کا موقع ملا۔ لیورا اجیہ تناسب<sup>9</sup> بھی اطمینان بخش سطح پر رہا اور بازل سوم کے معیار 3 فیصد سے خاصا بلند رہا۔ نیز، ادائیگی قرض کی صلاحیت کو خطرہ<sup>10</sup> قرضے کے معیار میں رد و بدل سے گھٹ گیا جبکہ اثاثوں کے معیار کے بیشتر اظہاریوں میں بہتری آئی۔<sup>11</sup> اگرچہ اکثر بینکوں نے شرح کفایت سرمایہ کی شرائط کو پورا کیا، تاہم کم سے کم سرمائے کی شرائط پوری کرنے میں چند بینکوں کو بدستور دشواری کا سامنا کرنا پڑا۔ سرمائے کی مستحکم صورتحال کے پیش نظر بینکوں نے دباؤ کے متعدد دھچکوں<sup>12</sup> پر عمومی طور پر چلک دکھائی، جبکہ بڑے بینک ادائیگی قرض کے تمام ٹیسٹوں پر چلک کے حامل دکھائی دیے۔

اسلامی بینکاری اداروں کے اثاثوں اور امانتوں میں گزشتہ عشرے کے تسلسل میں نمو کا رجحان برقرار رہا اور ان میں 2012ء کی دوسری ششماہی کے دوران بالترتیب 17.6 فیصد اور 17.3 فیصد نمو ہوئی جو روایتی بینکوں کی نمو سے کہیں زیادہ ہے۔ اس کے نتیجے میں بینکوں کے مجموعی اثاثوں میں اسلامی بینکاری کا حصہ 40 بی پی ایس اضافے سے 8.6 فیصد ہو گیا۔ تاہم اسلامی مالکاری جاسرمائے کی ضروریات پوری کرنے کی غرض سے مالکاری کے غیر شراکتی طریقوں تک محدود رہی۔ شعبہ بینکاری کے برعکس رقوم کا بہاؤ سرمایہ کاری اور مالکاری سرگرمیوں میں مساوی طور پر تقسیم ہوا، جس میں بیشتر رقوم امانتوں میں معقول نمو کے سبب آئیں۔ امانتوں پر نفع اور نقصان کی تقسیم سے متعلق اس صنعت کے طریقوں میں یکسانیت لانے، اور اسلامی بینکاری پر عوام کا اعتماد بڑھانے کی غرض سے اسٹیٹ بینک نے 2012ء کی دوسری ششماہی کے دوران ”اسلامی بینکاری اداروں کے لیے نفع و نقصان کی تقسیم اور پول مینجمنٹ“<sup>13</sup> کے لیے ہدایات جاری کیں۔

اسلامی بینکوں کے معیار اثاثہ جات کے بہتر اظہاریوں کی بنا پر خطرہ قرض کم رہا۔ 2012ء کی دوسری ششماہی کے دوران اجارہ صکوک میں رقوم کی معقول آمد کی بنا پر سیالیت کے پیمانے بھی اطمینان بخش رہے۔ تاہم مالکاری بہ نسبت امانت کی شرح مایوں کن حد تک 32.43 فیصد رہی جو اس بات کی علامت ہے کہ لیورا اجیہ بڑھنے کی خاصی گنجائش موجود ہے۔ اسلامی بینکاری اداروں کی کارکردگی بلند اخراجات جاریہ کی بنا پر کسی حد تک خراب ہوئی، یہ اخراجات برانچ نیٹ ورک اور متعلقہ وسائل میں بھاری اضافے کی بنا پر ہوئے۔ آمدنی میں کمی سے چھت کردہ آمدنی کا ذخیرہ بھی متاثر ہوا جو اسلامی بینکوں کی شرح کفایت سرمایہ میں کمی کا سبب بنا۔<sup>14</sup> کمرشل بینکوں کی طرح چند اسلامی بینک بھی کم سے کم سرمائے کی شرائط کی تعمیل میں دشواریوں کا سامنا کرتے رہے۔

غیر بینک مالی ادارے گزشتہ دو برس سے نمو حاصل کرتے رہنے کے بعد 2012ء کی دوسری ششماہی کے دوران سکڑاؤ سے دوچار ہوئے جس کی وجہ میوچل فنڈ، خصوصاً بازار زر اور آمدنی فنڈ کی خالص اثاثہ قدر میں 22 فیصد کمی ہے۔ یہ کمی اس لیے بھی آئی کہ میوچل فنڈ سرمایہ کاری میں بینکوں کی دلچسپی کمی ہو گئی ہے، اور اس کی وجہ یہ ہے کہ ٹیکس فوائد<sup>15</sup> بند رہنے پر ختم ہو چکے ہیں جبکہ شرح سود گر رہی ہے۔ مالی استحکام کے گزشتہ جائزوں میں بھی یہ بات اجاگر کی گئی کہ میوچل فنڈ کی صنعت کو بازار زر کے میوچل فنڈز میں بلند رٹنا کا اکتشاف ملا ہے۔ بینکوں نے بھی ان فنڈز میں براہ راست اور بالواسطہ خاصی سرمایہ کاری کی ہے جس کی بنا پر میوچل فنڈ صنعت کو نوسر سرمایہ کاری اور ضوابطی خطرات دونوں کا بھی سامنا کرنا پڑا۔ متوقع طور پر بازل سوم<sup>16</sup> کی آمد اور ٹیکس ضوابط میں تبدیلیوں کا ادراک کرتے ہوئے بعض بینکوں نے میوچل فنڈز سے اپنا سرمایہ نکال لیا ہے۔

دیگر غیر بینک مالی اداروں کے اثاثوں میں 4.3 فیصد کمی آئی جس کی بنیادی وجہ سرمایہ کار مالی کمپنیوں اور ترقیاتی مالی اداروں کے اثاثوں میں آنے والی کمی ہے۔ ان دونوں ذیلی زمروں کی کارکردگی خراب ہوئی جبکہ سرمایہ کار مالی کمپنیوں کی اپنی بقا کے لیے کوشش کرتی رہیں کیونکہ انہیں کم از کم ایکویٹی شرائط (ایم ای آر) پوری کرنے میں متواتر کمی کا سامنا ہے۔

9 لیورا اجیہ نسبت ناپنے کے لیے سطح اول کا مطابقت شدہ سرمایہ بہ نسبت بیننس شیٹ پر اثاثوں اور بیننس شیٹ سے باہر اثاثوں کو استعمال کیا جاتا ہے۔

10 خالص غیر فعال قرضے بہ نسبت سرمایہ۔

11 معیار اثاثہ خصوصاً تنوع میں بہتری سے ششماہی کے دوران خطرہ سرمائے میں بھی 6.5 فیصدی درجے خاصی کمی آئی اور وہ 20 فیصد تک آ گیا۔

12 دباؤ کے حالات میں ناکام رہنے والے بینکوں کی تعداد جاننے کے لیے دیکھئے ضمیمہ 1.15۔

13 آئی بی ڈی سرکولر نمبر 3 تاریخ 19 نومبر 2012ء

14 یہ صرف اسلامی بینکوں کی شرح کفایت سرمایہ ہے۔

15 بینکوں کی آمدنی پر ٹیکس فی الحال کارپوریٹ ٹیکس کی شرح یعنی 35 فیصد سے لاگو کیا جاتا ہے۔ تاہم بینکوں کو میوچل فنڈز میں سرمایہ کاری سے جو آمدنی ہوتی ہے اس پر 10 فیصد ٹیکس عائد کیا جاتا تھا۔ فنانس ایکٹ 2013ء کے تحت منی مارکیٹ فنڈز اور رٹن فنڈز سے حاصل شدہ منافع منقسمہ کی شرح 25 فیصد مقرر کی گئی ہے۔

16 بازل معاہدہ سرمایہ اجتماعی سرمایہ کاری ایکٹوں کے لیے زرم پالیسی کے تحت بینکوں سے تقاضا کرتا ہے کہ وہ اپنی میوچل فنڈ سرمایہ کاری پر سرمایہ چارج کا تخمینہ اس طرح لگائیں جیسے بنیادی اکتشاف/ اثاثہ خود بینکوں کی تھویل میں ہے۔

مالی استحکام: جائزہ اور امکانات

جدول 2: بینکاری صنعت کی جھلکیاں					
اپٹھارہویں	2010ء	2011ء	جون 2012ء	2012ء	جون 2013ء
اہم متغیرات ارب روپوں میں					
مجموعی اثاثے	7,117	8,171	8,653	9,711	10,090
سرمایہ کاری (خالص)	2,157	3,055	3,275	4,013	4,253
قرضے (خالص)	3,358	3,349	3,573	3,804	3,727
امانتیں	5,451	6,244	6,803	7,294	7,756
قرض گیری	538	675	508	1,027	835
ایکیویٹی	695	784	808	882	901
منافع قبل از ٹیکس (ایک سال کے دوران)	105	170	99	178	82
منافع بعد از ٹیکس (ایک سال کے دوران)	65	112	64	118	55
غیر فعال قرضے	556	592	635	615	616
تموین کے چارجز	75	50	11	40	18
غیر فعال قرضے (خالص)	185	182	214	176	165
مالی اصابت کے اظہار (فیصد)					
غیر فعال قرضے نسبت قرضے (خام)	14.9	15.7	15.9	14.5	14.8
خالص غیر فعال قرضے نسبت خالص قرضے	5.5	5.4	6.0	4.6	4.4
غیر فعال قرضے نسبت سرمایہ	26.7	23.1	26.5	19.9	18.3
تموین نسبت غیر فعال قرضے	66.7	69.3	66.3	71.5	73.2
اثاثوں پر منافع (قبل از ٹیکس)	1.5	2.2	2.4	2.0	1.7
شرح کفایت سرمایہ	13.9	15.1	15.1	15.6	15.5
قرضوں کی شرح نسبت امانت	61.6	53.6	52.5	52.2	48.1
نوٹ: منافع کے اعداد و شمار ایک سال کے دوران (year-to-date) کی بنیاد پر ہیں۔					

مضارہ اور اجارہ کمپنیوں کی کارکردگی کچھ بہتر ہوئی کیونکہ انہوں نے قرضے واپس کیے اور امانتوں میں نمو پر انحصار بڑھایا جبکہ اپنی توجہ بنیادی سرگرمی کی طرف منتقل کی جس سے ان کے اثاثوں کی ساخت بدل گئی اور وہ سرمایہ کاری سرگرمیوں سے ہٹ کر قرضوں اور اجارہ کاروبار کی طرف آگئے۔ غیر بینک مالی اداروں کا بعد از ٹیکس منافع 402 ملین روپے رہا جس میں سے بیشتر منافع مضارہ اور اجارہ کمپنیوں کی آمدنیوں سے ہوا۔ تاہم اکثر اجارہ کمپنیوں کو ادائیگی قرض کی صلاحیت کے حوالے سے خدشات پریشان کرتے رہے۔

2012ء کی دوسری ششماہی کے دوران شعبہ بیمہ کی کوریج اور حجم 10.6 فیصد بڑھنے سے اس شعبے سے منسلک خطرات ماسوائے چند مستثنیات کے کم ہو گئے۔ شعبہ حیاتی بیمہ میں 33.4 فیصد کی عمدہ نمو نے اس شعبے کی مجموعی صورتحال پر اچھا اثر ڈالا۔ گاڑیوں کی کوریج پر تکنیکی خطرہ اگرچہ بلند رہا، تاہم حیاتی اور غیر حیاتی دونوں طرح کے بیمہ کے فراہم کنندگان کو دعووں کے پست تناسب اور سرکاری تمسکات میں سرمایہ کاری پر بہتر آمدنی کے علاوہ ایکویٹی منڈی سے اضافی منافع کا بھی فائدہ پہنچا۔ اس کے نتیجے میں 2012ء کی دوسری ششماہی کے دوران شعبہ بیمہ نے خاصا بھاری منافع کمایا۔

اسٹیٹ بینک نے ادائیگی اور تصفیے کے خود کار نظام میں بہتری لانے پر اپنی توجہ مرکوز رکھی جس کے نتیجے میں 2012ء کی دوسری ششماہی کے دوران مالیت اور تعداد دونوں کے اعتبار سے لین دین میں اضافہ دیکھا گیا۔ بین الینک بروقت تصفیے کے پاکستانی طریقے (پرزم) نے بڑی مالیت اور حجم کے بڑھتے ہوئے سودوں کا موثر اور بخوبی تصفیہ کرانے میں کامیابی حاصل کی حتیٰ کہ ایسا بازار سیالیت میں دباؤ کے دوران بھی کیا۔ انفارمیشن ٹیکنالوجی انفراسٹرکچر میں مالی شعبے کی سرمایہ کاری سے بھی نظام ادائیگی کے انفراسٹرکچر، خصوصاً بنیادی بینکاری سلوشن کی تنصیب میں بہتری آئی جس سے بلند درجے کی عملی کارگزاری دکھانے، خدمات کی بہتر فراہمی، اور اس نظام کو قابل اعتبار بنانے کا موقع ملا۔ اسی طرح آن لائن بروقت بینکاری کے بڑھتے ہوئے استعمال کے سبب خوردہ بینکاری میں، ماضی کے رجحان کے مطابق سودوں کی مالیت اور حجم اضافہ ہوا جس کے نتیجے میں برقی بینکاری لین دین کا حجم بتدریج لیکن مستحکم طریقے سے بڑھا۔

2013ء کی پہلی ششماہی میں بینکاری شعبے کی کارکردگی کی جھلکیاں

2013ء کی پہلی ششماہی کے دوران بینکاری نظام کی اثاثہ جاتی بنیاد میں معتدل اضافہ دیکھا گیا، جسے امانتوں میں بلند نمو سے تقویت حاصل ہوئی تھی۔ گردش قرضے کے جزوی تصفیے کے باعث خالص قرضوں میں معمولی کمی واقع ہوئی جبکہ کمرشل بینکوں پر کم مالیاتی انحصار کے نتیجے میں حکومتی تمسکات میں ہونے والی سرمایہ کاریوں میں اعتدال آ گیا۔ بینکاری شعبہ معقول منافع حاصل کرنے میں کامیاب رہا اگرچہ رفتار سست رہی، جس کا سبب تموین کی بلند سطح اور پست سودی مارجنز ہیں۔ نظام میں ادائیگی قرض کی صلاحیت اطمینان بخش سطح پر رہی، کفایت سرمایہ کا تناسب کم از کم نشانی سے خاصا اوپر رہا تاہم بعض بینکوں کو سرمائے کی شرائط پوری کرنے میں دشواری کا سامنا کرنا پڑا۔ اثاثہ جاتی معیار میں معمولی بگاڑ آیا لیکن تموین کی بلند سطح کی وجہ سے کوریج کے تناسب میں بہتری آ گئی۔

17 پرزوم سودوں کی درجہ بندی فی سودا بلند اور سطحی بنیاد پر بلند قدر کے حامل سودوں کے طور پر کی جاتی ہے اگرچہ کچھ ایسے سودوں کی کوئی چلی حد نہیں ہوتی۔

324 ارب روپے کے بین کارپوریٹ گردشی قرضے کی جزوی مطابقت (حکومت کی جانب سے) کے باعث قرضوں میں 0.9 فیصد کمی ہوئی اور کارپوریٹ (خصوصاً توانائی شعبے کی پی ایس ایز) شعبے کو اپنے واجب الادا قرضے کی مطابقت میں مدد ملی۔<sup>18</sup> علاوہ ازیں، ٹیکسٹائل شعبے میں موسمی واپسی اور چینی کے شعبے میں قرضے کی طلب (حکومتی اعانت<sup>19</sup> اور بلند برآمدات کے باعث) کے باعث اجناس کی مالکاری (58 ارب روپے) قرضے کے بہاؤ سے تجاوز کر گئی۔ جزوار قرضہ جاتی تجزیہ جاری سرمائے اور معین سرمایہ کاری ضروریات کے قرضوں میں کمی کو ظاہر کرتا ہے۔ خطرہ قرض کی بلند سطح اور بینکوں کے محتاط انداز فکر کی وجہ سے ایس ایم ای شعبے کے قرضوں میں کمی کا رجحان جاری رہا اور اس کے وجہ سے الادا حجم میں مزید 32 ارب روپے کمی واقع ہوئی۔ صارفنی مالکاری کے ”ذاتی قرضوں“ اور ”کار مالکاری“ اجزائیں بتدریج اضافہ جاری رہا۔

2013ء کی پہلی ششماہی کے دوران بینکاری نظام کے اثاثہ جاتی معیار میں معمولی بگاڑ دیکھا گیا اور غیر فعال قرضوں میں 9.2 ارب روپے (1.5 فیصد) کا اضافہ ہوا اور یہ بڑھ کر 616.5 ارب روپے تک پہنچ گئے۔ نئے غیر فعال قرضوں کے باعث ان میں اضافہ ہو گیا۔ اس کے ساتھ ساتھ قرضوں میں معمولی کمی سے 2013ء کی پہلی ششماہی کے دوران ”غیر فعال قرضوں اور قرضوں“ کا تناسب 29 پی پی ایس اضافے کے ساتھ بڑھ کر 14.76 فیصد تک پہنچ گیا۔ تاہم، غیر فعال قرضوں کی بازیابی میں بہتری اور ری شیڈولڈ / نوٹیفیکیشن شدہ غیر فعال قرضوں کو درجہ بندی سے ہٹانے کے سبب غیر فعال قرضوں کی نمونہ کو قابو میں رکھنے میں مدد ملی۔ قیمت فروخت لازم کے فوائد کو مرحلہ وار ختم کرنے اور موجودہ غیر فعال قرضوں کا جزدان سکلرنے کے سبب تمویں کا اضافی چارج مختص کرنے سے غیر فعال قرضوں کی کوریج میں بہتری آگئی۔ انفیکشن کا خالص تناسب اور تمویں کی کوریج کا تناسب بہتری کے بعد جون 2013ء میں بالترتیب 4.4 فیصد اور 73.2 فیصد ہو گیا۔

2013ء کی پہلی ششماہی کے دوران بینکاری شعبے کی سیالیت کا خاکہ امانتوں میں بتدریج نمو، جون میں گردشی قرضے کے جزوی تصفیے، قرضوں کی خالص تقسیم میں کمی اور بینکوں سے قرضوں پر وفاقی حکومت کے انحصار میں اعتماد کے باعث مزید بہتر ہو گیا۔ فنڈ پر مبنی سیالیت میں مزید بہتری آگئی کیونکہ بینکوں کی جانب سے حکومتی تمسکات کی خریداری کا عمل جاری رہا: اگرچہ 2013ء کی پہلی ششماہی کے دوران اس میں 6.3 فیصد کمی معتدل نمونہ ہوئی جو 2012ء کی پہلی ششماہی میں 29 فیصد بڑھی تھی۔ گذشتہ برس کی طرح بیشتر اضافے کے لیے رقوم امانتوں میں ہونے والی 6.23 فیصد نمو سے حاصل ہوئیں۔ حکومتی قرضوں میں سست روی نے بینکوں کو موقع دیا کہ وہ امانتوں میں نمونہ مرکزی بینک سے حاصل کردہ قرضوں کی خالص واپسی کے لیے استعمال کر سکیں۔ خطرے سے پاک حکومتی تمسکات (مجموعی اثاثوں میں 36.8 فیصد حصہ) میں بینکوں سے 87 فیصد سے زائد سرمایہ کاری اور مالکاری میں جمود کے سبب امانتوں و قرضوں کا تناسب زیر جائزہ مدت کے دوران مزید کم ہو کر 48 فیصد رہ گیا۔

2013ء کی پہلی ششماہی کے دوران بینکاری صنعت کو 82.1 ارب روپے کا قبل از ٹیکس منافع حاصل ہوا جو 2012ء کی پہلی ششماہی سے 17 فیصد کم تھا۔ اس کی سبب خالص مارک اپ آمدنی میں کمی تھی۔ علاوہ ازیں، تمویں کی بلند سطح بینکاری نظام کی نفع یابی میں کمی کا باعث بنی۔ فیس پر مبنی آمدنی اور حصص کی فروخت و حکومتی تمسکات پر فائدے کے سبب غیر مارک اپ آمدنی میں بہتری سے نظام کی مجموعی آمدنی کو تقویت حاصل ہوئی۔ خالص مارک اپ آمدنی میں کمی کے نتیجے میں 2013ء کی پہلی ششماہی کے دوران خالص سودی مارجن 90 پی پی ایس کمی کے بعد گر کر 3.9 فیصد ہو گیا۔ اس کے نتیجے میں اثاثوں پر منافع اور ایکویٹی منافع گر کر بالترتیب 1.7 فیصد اور 18.6 فیصد ہو گیا (جون 12ء میں بالترتیب 2.3 فیصد اور 24.8 فیصد)۔

ششماہی کے دوران بینکاری نظام کی کفایت سرمایہ کی صورتحال میں معمولی بہتری آئی جس کا سبب بینکاری شعبے میں سرمائے کی بہتر صورتحال تھی۔ بینکوں کی جانب سے سالانہ اعلیٰوں میں اعلان کردہ اسٹاک کے منافع منقسمہ اور آمدنی پر لازمی ذخائر بڑھنے سے سرمایہ جاتی بنیاد کو بڑھانے میں مدد ملی۔ مجموعی طور پر صنعت میں سرمائے کی صورتحال اچھی رہی اگرچہ بعض بینکوں کو 9 ارب روپے کی کم از کم سرمائے کی شرط پورا کرنے میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔

آئندہ مہینوں میں توقع ہے کہ دوسری ششماہی کے اختتام تک بینک قرضے کی طلب میں موسمی تیزی کے رجحان کے نتیجے میں کاسی اثاثوں میں توسیع ہوتی رہے گی۔ حکومتی تمسکات کی

18 2013ء کی پہلی ششماہی میں ”توانائی کی پیداوار اور ترسیل“ میں نام قرضے 50 ارب روپے کم ہو گئے، یہ صورتحال گذشتہ چند سال کے دوران (2012ء کی پہلی ششماہی میں 113 ارب روپے اور 2011ء کی پہلی ششماہی میں 29 ارب روپے) ان کے مسلسل جمع ہونے کے عین برعکس ہے۔

19 حکومت نے 4.8 بلین ڈالر شکر خرید کر سہارا دیا، دوسرے شکر کی برآمد میں غیر معمولی نمو ہوئی۔

شکل میں سیال اثاثوں کی بھاری رقوم کو مدنظر رکھتے ہوئے بینکوں کی سیالیت کا خاکہ اطمینان بخش سطح پر رہنے کا امکان ہے۔ تاہم، آئی ایم ایف سے وعدوں میں دیے گئے مالیاتی نظم و ضبط کو مدنظر رکھتے ہوئے توقع کی جاسکتی ہے کہ میزانی ضروریات کے لیے حکومتی قرض گیری معتدل رہے گی۔ ایسی صورت حال میں رقوم کی کچھ گنجائش نکل سکتی ہے تاہم نجی شعبے کو قرض دینے کی بینکوں کی صلاحیت کا بڑی حد تک دار و مدار نجی امانتوں اور سرکاری شعبے کی طرف سے اجناسی مالکاری کی واپسی پر ہوگا، جس کا حجم بلند سطح پر ہے اور اس میں اضافہ جاری رہا تھا۔ نجی شعبے کے قرضوں کا دار و مدار شعبے اور حکومتی قرض گیری کی وسعت پر ہوگا۔ توقع ہے کہ پورے سال میں بینکاری شعبے کی آمدنی کی سطح بہتر رہے گی تاہم کم از کم امانتوں کی شرح میں اضافہ اور شرح سود کی موجودہ سطح منافع کی نمو کو محدود کرنے کا باعث بن سکتی ہے۔ معقول آمدنی اور کچھ بینکوں کی طرف سے سرمائے کی کم از کم شرائط کے لیے سرمائے کے ادخال سے ان کی سرمائے کی صورت حال بہتری ہوئی ہے اور وہ 2014ء سے نافذ العمل بازل سوم سرمائے کی شرائط پر عملدرآمد کی اچھی پوزیشن میں ہیں۔ تاہم، بعض معاشی مسائل کا تسلسل سرمائے کی قلت کا شکار چند بینکوں کے لیے کفایت سرمایہ کی ضروریات کو پورا کرنے میں مشکل ثابت ہو سکتا ہے۔